مصطفیٰ وزیر☆

سیرت النبیؐ کا ذکر اور مقصد

قدیم مذہبی نوشتوں میں

قرآن کا دعویٰ ہے کہ قدیم مذہبی کتب میں پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر موجود ہے۔

ا۔ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ O (۱)

وہ لوگ جو "الرسول، نبی، الامی" کی پیروی کرتے ہیں جس کا ذکر وہ اپنے پاس موجود کتابوں تورات اور انجیل میں پاتے ہیں۔

ب۔ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ O (۲)

اور یاد کرو جب اللہ نے انبیا (کے ذریعے) سے عہد لیا کہ جو کتاب اور حکمت میں نے تمہیں دی ہے پھر اگر کوئی رسول ان کی تصدیق کرنے والا تمہارے پاس آیا تو تم لازماً اُس پر ایمان لانا اور ضرور اُس کی نصرت و امداد کرنا۔ پھر ہم نے (تاکیداً) پوچھا کیا تم اس کا اقرار کرتے ہو اور اس پر میرے ساتھ عہد کرتے ہو؟ اُنہوں نے کہا ہم اقرار کرتے ہیں پھر ہم نے کہا اچھا تو تم اس پر گواہ رہو اور میں خود بھی اس پر تمہارے ساتھ

گواہ رہوں گا۔

گویا اس عہد (میثاق انبیا) کا ذکر کرکے خدا فرماتا ہے کہ گزشتہ انبیاؑ سے ان کی امتوں کے بارے میں میں نے بعد میں آنے والے رسول پر لازماً ایمان لانے اور ضرور اُس کی نصرت و مدد کرنے کا پختہ عہد لیا ہے اگر وہ پہلے سے موجود (نازل شدہ) کتاب و حکمت کی تصدیق کرتا ہو۔

آگے خدا اس عہد (میثاق) کی مزید تخصیص کرتا ہے اور آپ ﷺ تک اس کی توسیع کرتا ہے۔

ج۔ وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۠ وَ اَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا O (۳)

اور یاد کرو کہ جب ہم نے انبیاؑ سے عہد لیا اور تجھ سے اور نوحؑ سے اور ابراہیمؑ سے اور موسیٰؑ سے اور عیسیٰ ابن مریمؑ سے بھی اور ان سے ہم نے ایک مضبوط (پختہ) عہد لیا۔

د۔ لِيَسْـَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا O (۴)

تاکہ صادقوں سے ان کے صدق کے بابت سوال کرے اور کافروں کے لئے سخت دردناک عذاب تیار ہے۔

یہاں چند بزرگ و معروف ترین انبیاؑ کا ذکر خصوصیت کے ساتھ آیا ہے نیز رسول پاک ﷺ سے بھی یہی عہد لینے کا ذکر ہے جو ظاہر ہے خاتم النبیین ہونے کے ناطے آپ ﷺ کے بعد کسی مستقل خود مختار صاحب شریعت جدیدہ نبی سے متعلق قطعاً نہیں ہو سکتا جو تا قیامت نہیں آئے گا، البتہ یہ مجددین امتِ اسلامیہ یعنی نائب انبیاؑ مثلاً کَاَنْبِیَاءِ نَبِیِّ اِسْرَئِیْلَ سے متعلق ہے جیسے آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ لِهٰذَا الْاُمَّةِ عَلٰى رَاسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُّجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا۔ (۴۔الف)

یعنی اس امت کے لئے اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سرے پر مجددین امت میں مبعوث کرے گا جو اس کے لئے تجدید دین کا کام کرینگے۔

بہر حال! خدا نے گزشتہ تمام انبیاؑ سے اور خصوصیت سے اس عالم گیر نبی جسے یہود و نصاریٰ وہ نبی اور مسلمان آنحضرت ﷺ کہہ کر پکارتے ہیں کی بعثت سے متعلق اپنی اپنی امت کو پیش خبری سنانے، آپ ﷺ کی علامات بتانے، آپ ﷺ پر لازماً ایمان لانے اور ضرور نصرت و امداد کرنے کا پختہ عہد لیا ہے، ان

علامات میں سے الرسولؐ النبیؐ الامیؐ زیادہ قابل غور ہیں، جن میں الامی آپ ﷺ کا خاص الخاص وصف ہے اور قدیم الہامی کتب میں یہ وصف خاص شان وشوکت کے ساتھ مذکور ہے تا کہ گزشتہ انبیاؑ کے پیروکار با آسانی آپ ﷺ کو پہچان سکیں اور آپ ﷺ پر ایمان لا کر آپ ﷺ کی نصرت کریں۔ ذیل میں یہود، نصاریٰ، ہنود، بدھ اور پارسی مذاہب کی کتب سے مخصوص اقتباسات پیش خدمت ہیں:

عہدنامہ قدیم (تورات) کی پیش گوئی

اصلی عبرانی متن

پہلی پیش گوئی

ترجمہ: خداوند تمہارا خدا تمہارے لئے تمہارے بھائیوں میں سے میری طرح (موسیٰ کی طرح) نبی مبعوث کرے گا تم نے اچھی طرح غور سے اُسے سننا ہوگا بالکل اُن دعاؤں اور مناجات کے مانند جو خورب میں اجتماع کے دن تم نے خداوند اپنے خدا سے چاہا تھا یہ کہتے ہوئے۔ مجھے خداوند اپنے خدا کی آواز پھر سے نہ سنائی دے اور نہ یہ عظیم آگ دیکھنی پڑے کہ میں مر نہ جاؤں۔ خداوند خدا نے مجھ (موسیٰ) سے کہا ''جو کچھ انہوں نے کہا خوب کہا۔ میں ان کے بھائیوں میں سے ان کے لئے ایک نبی

مبعوث کروں گا۔ بالکل تیری طرح کا۔ اور میں اپنا کلام اُس کے منہ میں ڈالوں گا اور وہ وہی کہیگا جو میں اُسے حکم دوں گا۔(۵)

دوسری پیش گوئی

ترجمہ: اُس (ایسیاہ نبی) نے دو سوار دیکھے ایک گدھے پر اور دوسرا اونٹ پر۔ وہ سننے کے لئے تیزی سے آگے بڑھا۔(۶)

یہ ترجمہ عبرانی متن کا ہے جبکہ انگریزی ترجمے میں یوں لکھا ہے:

اُس نے گدھے کی شاہی سواری کی جھلک اور اونٹ کی شاہی سواری کی جھلک دیکھی۔

نیز وولگیٹ یعنی عوامی بائبل میں یوں ہے۔

اُس نے دو گھوڑ سواروں کی شاہی جھلک دیکھی ایک سوار گدھے پر تھا اور دوسرا اونٹ پر سوار تھا۔ ....الخ

ظاہر ہے کہ حضرت ایسیاہ نبی رویا کی رویا والے دونوں سوار دینی استواری اور تجدید و بحالی کے لئے آرہے تھے اس لئے حضرت ایسیاہ مستعدی سے اُن کی بات سننے کے لئے آگے بڑھا۔ اور بعد میں دونوں سواروں کو بعینہ یہی ماجرہ درپیش ہوا۔ حضرت عیسیٰؑ یروشلم میں داخل ہوتے وقت گدھے پر سوار تھے اور رسول پاک ﷺ مکہ معظمہ میں فاتحانہ انداز میں اونٹنی پر سوار ہو کر داخل ہوئے تھے اور آپ ﷺ کی بات سننے کے لئے لوگ تیزی سے آگے بڑھے تھے جبکہ آپ ﷺ کے ساتھ دس ہزار قدوسی صحابہؓ تھے جو ایک اور

پیش گوئی میں مذکور ہیں۔

یہود و نصاریٰ گو ہر ترجمہ میں ابہام پیدا کرنے کے لئے نت نئی باتیں بڑھاتے گھٹاتے ہیں مگر اس عظیم الشان رویا کو موسیٰ کی مذکورہ صدر پیش گوئی کے ساتھ ملا کر پڑھنے سے اس کا کوئی اور مطلب نہیں نکالا جا سکتا، لہٰذا وہ اس کی کوئی اور قابل فہم تعبیر کرنے سے قطعاً قاصر ہیں کیونکہ:

۱۔ آج تک بنی اسرائیل میں موسیٰ کے مانند کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا ہے۔(۷)

۲۔ رسول پاک ﷺ اسمعیلؑ کی اولاد سے ہیں جو بنی اسرائیل یہود یعنی بنی اسحٰق کے بھائیوں میں سے ہیں۔

۳۔ خود بنی اسمٰعیل یعنی عرب میں حضرت محمد ﷺ کے علاوہ کوئی نبی پیدا ہی نہیں ہوا ہے، چہ جائیکہ موسیٰ کے مانند۔

۴۔ یہودی تین اشخاص کے منتظر ہیں۔ الف۔ ایلیاہ (الیاس)، ب۔ مسیحا، ج۔ وہ نبی (آنحضرت) الیاس بگولے میں آسمان پر چڑھا ہوا مانتے ہیں، حضرت یحییٰ اور عیسیٰ علیہ السلام سے یہی سوالات کئے تھے کہ آپ ان تین میں سے کون ہو؟ اسی طرح نصاریٰ اور مسلمان عیسیٰ کو آسمان سے نازل ہونے کے منتظر ہیں، شیعہ امام غائب کے غار سرّ من راء سے نکلنے کے ۱۲۰۰ سال سے منتظر ہیں۔ ہندو کلجگ میں ایک عالم گیر نبی کے منتظر ہیں۔

حضورِ اکرم ﷺ کی آمد کی پیش گوئی

اناجیل میں، فارقلیط یا احمد بمطابق سینٹ جان (یوحنا)، یونانی متن

E.p mai
os\Alser

سے دعا کروں گا۔ اور وہ تمہیں دوسرا فارقلیط (احمد) بھیج دے گا، جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گا یہ چیزیں میں نے تمہیں بتادی ہیں جبکہ میں ابھی تک تمہارے درمیان موجود ہوں، مگر فارقلیط (احمد) جو روح حق ہے جسے باپ بھیجے گا۔ .... وہ تمہیں سب کچھ بتادے گا اور ہر چیز تمہیں یاد دلا دے گا جو کہ میں نے تمہیں بتائی ہوگی۔ (۸) میں تمہیں بالکل سچ کہتا ہوں یہ تمہارے لئے بہتر ہے کہ میں جاؤں کیونکہ اگر میں نہ گیا تو وہ فارقلیط تمہارے پاس نہیں آئے گا۔ ...... اور وہ جب آئے گا وہ دنیا کو گناہ، سچائی اور عدالت کے ذریعے گناہ گار ٹھہرائے گا، میں نے ابھی تمہیں اور بہت کچھ بتانا تھا لیکن تم ابھی اُنہیں برداشت نہیں کرسکتے پھر یہ یوں ہوگا کہ جب وہ (فارقلیط) جو روح حق ہے آجائے گا وہ تمہیں ساری سچائی کی طرف رہنمائی کرے گا کیونکہ وہ اپنے نفس سے نہیں بولے گا بلکہ جو کچھ وہ (اللہ سے) سنے گا وہ سنائے گا وہ تمہیں وہ سب کچھ بتا دے گا جو آئندہ ہونا ہیں۔ (۹)

نوٹ: موسیٰ کہتا ہے: ''میں اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا'' یوحنا بھی کہتا ہے ''جو کچھ وہ خدا سے سنے گا سنائے گا'' اور قرآن بھی کہتا ہے:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى O اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى O (۱۰)

وہ اپنے نفس سے نہیں بولتا یقیناً یہ وحی ہے جو اُسے کی جاتی ہے۔

مندرجہ صدر لفظ فارقلیط دراصل یونانی متن کا لفظ ہے جس کے سادہ صحیح معنی قابل تعریف (احمد) ہی ہوتے ہیں جیسے قرآن عیسیٰ کے حوالے سے بنی اسرائیل کو کہتا ہے کہ میں خدا کی طرف سے تمہارے لئے رسول ہوکر آیا ہوں اور ایک آنے والے رسول کی خوشخبری سنانے آیا ہوں جو میرے بعد آئے گا جس کا نام (وصف) احمد ہوگا:

وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِى اسْمُهٗ اَحْمَدُ۔ (۱۱)

جبکہ انگریزی متن میں لفظ فارقلیط کا ترجمہ کمفورٹر (Comforter) کیا گیا ہے یعنی راحت دینے والا یا معاون مددگار جو صحیح اور واضح نہیں ہے، سر ولیم میور لفظ احمد کے متعلق عجیب منطق پیش کرتا ہے اور کہتا ہے کہ:

کسی نے عہد نامہ جدید (انجیل) کے عربی ترجمے میں غلطی سے احمد لکھا ہے جو لفظ

فارقلیط (پارکلیطس) کا ترجمہ ہے دراصل یہ لفظ فارقلیط (Paraclete) یا (Parakletos) نہیں ہے بلکہ پیریکا لوطاس (Perikalutos) ہونا چاہئے تھا، مگر کسی لاعلم اور خود ساختہ (عیسائی) راہب نے محمد (ﷺ) کے زمانے میں یہ لفظ وضع کر کے یوں لکھا ہوگا''

اول تو ولیم میورا پنے پسند کا لفظ پیریکا لوطاس کا کسی انجیل میں سے حوالہ نہیں دے سکا ہے چلو انجیل میں حوالہ نہ سہی گزشتہ دو ہزار سال میں کسی دوسرے پیریکا لوطاس کی آمد کا ہی کچھا تا پتہ دے دیتا مگر بے چارہ رومن چرچ اور پروٹسٹنٹ کلیسا کی اس لفظ فارقلیط کی عجیب و غریب توضیحات، توجیہات و تشریحات کو خود سمجھنے سے بالکل قاصر ہے۔

چلو ہم اُس کا مسئلہ حل کرنے میں اُس کی کچھ رہنمائی اور مدد کرتے ہیں۔

دوسری صدی عیسوی میں بعض عیسائی فرقوں نے ایک بزرگ مونتانس کو اس کی وفات کے بعد از خود فارقلیط سمجھا جو ٹرٹولین سے پہلے تھا مگر جلد ہی مونتانس کا نام ونشان بھلا دیا اور آج روئے زمین پر کوئی اُسے نہیں جانتا پہچانتا، نہ ہی کوئی تبرکاً اپنے بچوں کے نام اُس بزرگ کے نام پر رکھتا ہے۔ اُس کا کوئی پیروکار کہیں دنیا میں موجود نہیں۔

بعض عیسائیوں نے کہا کہ فارقلیط یا روح حق دراصل روح القدس (جبرئیلؑ) کا ہی نام ہے مگر وہ یہ بھی کہتے ہیں جیسے اناجیل بتاتے ہیں کہ یہ روح حق (روح القدس یا جبرئیلؑ) تو خود حضرت عیسیٰؑ کے پاس آتا رہا ہے بلکہ آپ کے سچے پیروکاروں کے پاس بھی آتا رہا ہے جبکہ آنے والا عیسیٰؑ کے جانے کے بعد آپ کی دعاؤں سے باپ (خدا) بھیجے گا اور وہ باتیں بتائے گا جو عیسیٰؑ نہ بتا سکا اور جو باتیں آئندہ ہونے والی ہیں یاد رہے کہ عیسیٰؑ کی مادری زبان آرامی (Aramaic) اور مذہبی زبان عبرانی (Hebrew) تھی، فارقلیط یونانی لفظ ہے ولیم میورا سے پیریکا لوطاس یا کچھ کہے کوئی نمایاں فرق نہیں پڑتا کیونکہ مشہور عیسائی محقق عیسائیت جیک فینی گن اپنی تحقیقی کتاب ''دی آرکیالوجی آپ ورلڈ ریلیجنز'' میں رقم طراز ہے:

W h e r e i n G r e e c k t h e w o r d P a r a k l e t o s (C o m f o r t e r) i s v e r y s i m i l a r t o P e r i k a l u t o s (r e n o w n e d) , t h e later word being the meaning of

the word Ahmed or Muhammad of "Arabic".(12)

یونانی لفظ پارکلیطس لفظ پیریکا لوطاس کا بالکل مماثل ہے موخر الذکر عربی کے لفظ احمد یا محمد (قابل تعریف) کے معنی دیتا ہے۔ نیز انیسویں صدی میں قدیم قاہرہ کے قریب عذرا کے عبادت کے تہہ خانوں سے جو انجیل کے مخطوطے ملے ہیں اُن کے انگریزی ترجمے کے صفحہ نمبر ۲ پر تحریر ہے:

The Documents of Damascusi:- A scripture discovered towards the end of 19th century AD in Ezra Synogogues, old Cairo (Page-2) Describes Jesus as having foretold the Advent of a "Holy Spirit", for it is he who is Emeth, i.e, The Truth ful one, and in accordance with His name are also theirs.(13)

ترجمہ:۔ اور خدا نے اپنے مسیحا کے ذریعے اُنھیں اپنے روح حق کو پہچاننے کی خبر دی ہے کیونکہ وہی ہے احمد Emeth یعنی راست باز (صادق) اور اُس (خدا) کے نام کے مانند اُن کے نام ہیں۔ عبرانی میں بھی Emeth کے معنی ہیں صادق۔

فارقلیط۔ احمد۔ محمد کا ذکر سینٹ برنباس کی انجیل میں

یاد رہے کہ عیسائی سینٹ برنباس کو یسوع مسیح کا رسول مانتے ہیں مگر اُن کی انجیل کو نہیں مانتے۔

جبکہ لوقا، مرقس، متی، اور یوحنا کی اناجیل اربعہ کو مانتے ہیں اگر چہ ان میں ایک بھی کسی بات کا چشم دید گواہ اور عیسٰیؑ کا حواری یا صحابی نہیں ہے کر یچین کونسل نے ۳۰۰ سال قبل از اسلام انجیل برنباس کو مسترد کر دیا تھا کیونکہ رسول پاک ﷺ سے متعلق اس واضح پیش گوئی سے اُن کے کاروبار میں فرق پڑتا تھا نہیں بلکہ خود ساختہ پولوس رسول کی منقلب کردہ عیسائی مذہب میں اس کی گنجائش نہیں تھی۔

برنباس کی پیش گوئی کا ترجمہ

''پھر کاہن نے پوچھا فارقلیط کا نام کیا ہوگا؟ اُس کی آمد کی نشانی کیا ہوگی؟''
یسوع نے جواب دیا: ''فارقلیط (کمفورٹر) کا نام اڈمائیر ابیل (احمد۔ قابل تعریف) ہے کیونکہ خدا نے خود اُسے یہ نام دیا ہے جس وقت آپ کی روح پیدا کی اور اعلیٰ علیین میں رکھی تو خدا نے کہا۔ ٹھہرو محمد! آپ کے خاطر میں جنت الفردوس، عالمین اور بے شمار مخلوق پیدا کروں گا اور تجھے تحفے میں دوں گا اور جو کوئی آپ پر سلام کہے گا اُسے سلامتی بخشوں گا، جو لعنت کہے گا اُسے لعنتی کروں گا اور تجھے دنیا میں نجات دہندہ رسول بنا کر بھیجوں گا تمہاری بات سچی ہوگی آسمان زمین ٹل جائیں گے مگر تمہارا ایمان نہیں ٹلے گا۔ محمد (ﷺ) آپ کا اسم گرامی ہے پھر مجمع نے زور سے دعائیں شروع کیں۔
اے خدا! ہمارے لئے اپنا رسول جلدی بھیج۔ اے محمد! دنیا کی نجات کے لئے جلدی آ۔
(۱۵)

اس لئے قرآن کہتا ہے۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (۱۶)

آج تیرے لئے میں نے تیرا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمتوں کو تجھ پر تمام کر دیا اور تیرے لئے اسلام کو بطور دین پسند کیا۔

دیگر مذاہب کی کتب میں رسول پاک ﷺ کی آمد کا ذکر

عامۃ المسلمین کا راسخ عقیدہ ہے کہ فقط یہود و نصاریٰ ہی اہل کتاب ہیں مگر یہ عقیدہ اور خیال صحیح نہیں ہے۔ مسلمان عموماً قرآن کی لفظی عربی تلاوت سے آگے کم ہی کچھ جانتے ہیں علماء کا دارومدار بھی اکثر

روایات پر ہے بمشکل چند ایک بزرگ کے جیسے مولانا محمد قاسم نانوتوی بانی دیو بند کی کتاب ست دھرم وچار/ ص ۸، (۱۷) خواجہ حسن نظامی کی کرشن بیتی /ص ۳۹ (۱۸)، مرزا جانِ جاناں اور محمد علی مونگیری کی ارشاد رحمانی /ص ۴۰ ۔(۱۹)، اور امام ربانی مجدد الف ثانی رحمہ اللہ علیہ کے مکتوب نمبر ۱۴۵۹ (۲۰)، وغیرہ میں ہندوؤں کے بعض اوتاروں خصوصاً کرشن جی مہاراج اور رام چندر جی مہاراج کو ہند کے لئے خدا کا بزرگ پیغمبر تسلیم کیا گیا ہے، بلکہ ایک حدیث میں آیا ہے۔

وکان فی الھند نبیٌ اسمہٗ کاھنٌ ولونہٗ اَسوَدٌ۔

کہ ہند میں کاہن نام کا سانولے رنگ کا ایک نبی گزرا ہے۔

جبکہ قرآن کریم میں یہ اعلانات زیادہ واضح ہیں۔

ا۔ وَلِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍ۔ (۲۱)

ہر قوم کے لئے ہادی ہیں۔

ب۔ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِہٖ لِیُبَیِّنَ لَھُمْ۔ (۲۲)

اور ہم نے ہر قوم کے لئے اُسی کی زبان میں رسول بھیجے ہیں تا کہ ہر بات کھل کر ان کے لئے بیان کرسکیں۔

ج۔ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ کُلِّ اُمَّۃٍ رَّسُوْلاً۔ (۲۳)

اور ہر امت میں ہم نے رسول مبعوث کئے ہیں۔

د۔ وَاِنْ مِّنْ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیْھَا نَذِیْرٌ۔ (۲۴)

اور کوئی امت نہیں جس میں ہم نے ڈرانے والا نہ بھیجا ہو۔

ھ۔ وَاِسْمٰعِیْلَ وَ اِدْرِیْسَ وَ ذَا الْکِفْلِ ...... الخ۔ (۲۵)

اور اسمٰعیلؑ اور ادریسؑ اور ذی الکفلؑ سب صابرین میں سے تھے۔

بعض بزرگوں کا خیال ہے کہ ذی الکفل دراصل کپل والا یعنی مہاتما بدھ ہیں جو کپل وستو کے راجہ سدھودھن کا بیٹا تھا عربی میں حرف "پ کوف" میں بدل دیا ہے کیونکہ کسی اور ذی الکفل کا یہود و نصاریٰ کی کتب میں ذکر نہیں۔ بعض تکلف سے کام لے کر اودیکیل نبی کو ذی الکفل سمجھتے ہیں مگر مماثلت مشکل ہے۔

بدھ مت کی کتبِ مقدسہ میں رسول پاک ﷺ کی پیش گوئی

بدھ مت ہندوؤں کے مذہب میں سختی آنے کی وجہ سے ایک روحانی احتجاج ہے جس کے لئے خداوند تعالٰی نے مہاتما بدھ کو ہند میں مبعوث کیا، جیسے یہودی مذہب کی سختی کے خلاف خدا نے عیسیٰؑ کو مبعوث فرمایا تھا۔ مہاتما بدھ کپل وستو کے راجہ سدھو دھن کا بیٹا تھا دنیا ترک کر کے گیا کے جنگلوں میں گیان دھیان کرتا رہا، آخر خدا نے مطلوبہ روشنی عطا کی۔ بدھ مت والے جانوروں اور کیڑے مکوڑوں کو بھی تحفظ دیتے ہیں۔ ننگے پاؤں پھرتے ہیں گویا مہاتما گوتم بدھ سراپا رحمت تھے یعنی مجسم مائیتریا تھے۔ بدھ مت کی کتابوں کے ترجمے مختلف زبانوں میں کئے گئے ہیں، ذیل میں سری لنکا کی سنھالی زبان سے انگریزی میں کیا ہوا ترجمہ پیش خدمت ہے۔

English Text

Ananda said to the blessed one, "Who shall teach us when thou art gone?"

And the Blessed one replied, I am not the First Buddha who came upon the earth, nor shall I be the last. In due course of

os\Alser

time another Buddha will arise in the world, a Holy one, a Supremely enlightened one, endowed with the Wisdom in conduct, Auspicious, Knowing the Universe, an Incomparable leader of men, a Master of Angels and mortals, He will reveal to you the same eternal truth wich I have taught you. He will preach his religion, Glorious in its origin, glorious at its climax and glorious at its goal. He will proclaim religious life, wholly perfect and pure, such as I now proclaim.

His disciples will number many Thousands whereas mine number many Hundreds.

Ananda said, "How shall we know Him?" (26)

The blessed on replied, "He will be known as maitreya".

ترجمہ: انند نے پوچھا: ''اے متبرک ہستی آپ کے جانے کے بعد ہمیں کون تعلیم دے گا؟''

متبرک ہستی نے جواب دیا۔ میں پہلا بدھ نہیں ہوں جو دنیا میں آیا نہ ہی میں آخری بدھ ہوں۔ مقررہ وقت پر دنیا میں ایک اور بدھ اُٹھے گا، مقدس، سراپا نور، حکمت اور اخلاق کا نمونہ، پاک، عالمین سے باخبر، انسانوں کا بے مثل قائد، ملائکہ اور انس کا آقا، وہ تمہیں وہ تمام ابدی سچائیاں سکھائے گا جو میں نے تمہیں سکھائی ہیں۔ وہ اپنے مذہب (دین) کا پرچار کرے گا، جس کا آغاز مقدس، جس کا عروج مقدس، جس کا انجام مقدس ہوگا۔ وہ مکمل پاک اور کامل دینی زندگی کا اجرا کرے گا جیسا اب میں نے شروع کرائی ہے۔ اُس کے پیروکار (صحابہؓ) کی تعداد ہزاروں میں ہوگی جبکہ میری سینکڑوں میں ہے۔

انند نے پھر پوچھا: ''ہم کس طرح اُسے پہچانیں گے؟''

متبرک ہستی نے کہا ''وہ مائیتریا (رحیم) کہلائے گا۔

نوٹ: اگرچہ بدھ مت، ہندومت اور عیسائیوں نے مائیتریا کا لقب اپنے بعض مصلحین کو بار بار دینے کی کوشش کی ہے مگر ناکام رہے۔ یہ لقب اور کسی پر صادق نہیں آتا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خود خداوند تعالی کہتا ہے:

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔ (۲۷)

میں نے تجھے نہیں بھیجا مگر عالمین کے لئے رحمت۔

خود رسول پاک ﷺ فرماتے ہیں۔

میں رحمت و سلامتی کے لئے آیا ہوں نہ لعنت کے لئے یا زحمت کے لئے۔(۲۶،الف)

مزید تفاصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں: اے ودیارتھی اور عثمان علی کی انگریزی کتاب ''محمد ﷺ پارسی ہندو اور بدھ مت کی کتب میں'' جو کہ عباس منزل لائبریری الہ آباد ۱۳ انڈیا سے شائع ہوئی ہے۔

ہندوؤں کے مقدس کتب میں حضرت محمد ﷺ کا نام بھی مذکور ہے

اصلی سنسکرت متن

ترجمہ: معاً بعد ایک ان پڑھ شخص (اُمی) جس کا نام معلم محمد (ﷺ) تھا، اپنے دوستوں (صحابہؓ) کے ساتھ آیا راجہ بھوج نے (رویا میں) عرب کے اس باسی عظیم دیوتا کو جو گنگا کے پوتر (پاک) پانی اور گائے کے پانچ چیزوں سے طہارت بخشتا تھا صندل کی لکڑی (اگربتیاں) پیش کیں اور تعظیم بجالایا۔

اے عرب کے باسی اور مقدسوں کے آقا میں تیری پرارتنا (تعریف) کرتا ہوں، اے کہ تجھے دنیا بھر کے شیطانوں کو تباہ کرنے کی پوری قوت اور وسائل حاصل ہیں، اے اُمیوں میں سے پاک و مقدس خطاؤں سے معصوم اور مطلق آقا میں تیری تعریف و توصیف کرتا ہوں مجھے اپنے خادم کے طور پر قبول فرما۔(۲۸)

نوٹ: اس پیش گوئی میں رسول پاک ﷺ کا اسم گرامی محمد (ﷺ)، امی، عربی، اتنے واضح ہیں کہ اس میں ذرہ برابر شک شبہ کی گنجائش نہیں۔ ہندوؤں کا ایک فرقہ آریہ سماج پکا دھریہ ہے، خدا، ملائکہ، آخرت، انبیا

(اوتاروں) اور وید کو نہیں مانتا پرمیشور اس کے علاوہ سارے برہمن پنڈت مختلف فرقے خصوصاً اکثریتی سناتن دھرم فرقہ خدا (ایشور، پریشور) اوتاروں، ارواح، ملائکہ، آخرت اور ویدوں کو مانتے ہیں، بھاوشیہ پوران کے اس پیش گوئی کی تصدیق کرتے ہیں۔ گے اتھروید کی پیش گوئی بھی ملاحظہ ہو۔

اصل سنسکرت متن

ترجمہ: اے لوگو! اسے نہایت غور و فکر سے سنو! قابل ستائش شخص (محمد۔احمد ﷺ) لوگوں کے درمیان مبعوث ہوگا۔ ہم مہاجرین کو اپنی پناہ میں لیتے ہیں، ساٹھ ہزار نوے دشمنوں کے نرغے سے نکال کر۔ جن کی سواری فقط بیس اونٹ اور اونٹنیاں ہیں، لیکن ان کی ارفع شان آسمانوں تک بلند ہے اور اُسے نیچا دکھا رہی ہے۔

اُس شخص (محمد ﷺ) نے مَمہ رِشی (وید کا مفسر و عالم و ملہم) کو سینکڑوں اشرفیاں، ۱۰ چکر (تمغے) تین سو عربی گھوڑے اور دس ہزار گائیں عطا کیں۔ (۲۹)

ostAlser

نوٹ: اتھروید اور پوران کی دونوں پیش گوئیوں کو ملا کر پڑھنے سے خاص نام محمد (ﷺ)، عرب، اونٹ، گھوڑے (عربی)، ان پڑھ (امی) اور ملک کا نام "مارُتھل نوستاں یعنی صحرائے عرب" کتنے واضح ہیں دراصل ہندوؤں نے اپنی مقدس کتب میں جان بوجھ کر یہود و نصاریٰ کی طرح تحریف، تخریب نہیں کی ہے، جبکہ یہود و نصاریٰ نے عام دری کتب سے بھی زیادہ بلکہ ظالمانہ متعصبانہ تراجم، تحریف اور تخریب کی ہے۔ پھر بعض جگہ بار بار ایک سے دوسری زبان پھر واپس اُسی زبان میں ترجموں نے حلیہ ہی بگاڑ دیا ہے۔ جبکہ عبرانی اور آرامی زبانوں کے اصل قدیم ابتدائی نسخے بار بار گم ہوئے ہیں۔ متعصبانہ تحریف والے خدا اور آخرت کے منکر ہیں۔

پارسی (مجوسی۔ زرتشت) کی کتب میں رسول پاک ﷺ کے بابت پیش گوئی

اصلی پہلوی متن

چم چیم کا جام کند ہرتو از جیام درتاہ نجیال ہود: یو ہزار تاام ہو میرتاک و تیرتاک و سیراک وامیراک اسیرویم ازند O وہومد ہرورکتام تیووام O ہیرن فہ شنائی فیا روسیمارکسوارآ بادلی جاربد ہنوستا O وتہ راہند شائی سیمارام مدیرو انتورام ہام ونیفو دونیواک شاپام اشمنا د O

جدید فارسی

چوں چنیں کارہا کنند از تازیان (عرب) مرد ہمہ پیدا شود کہ از پیروان او (صحابہؓ)......قصور وکشور وتخت وآئین فارس ہمہ برافتند وشوند مرکسان زیردستان سیتیہ بجائے پیکرہاہ وآتش کدہ خانہ آبادتوس وبلخ وجاءہا بزرگ پس افتند درہم دانایان ایران ودیگران درایشان درروند۔(۳۰)

ترجمہ: جب پارسی اخلاق میں اتنے گر جائیں گے تو عرب میں ایک شخص پیدا ہوگا جس کے پیروکار (صحابہؓ) ان کے تاج تخت مذہب اور آئین اور ہر چیز کو تاراج کر دیں گے، ایران کے مغروروں کو زیر کر دیں گے۔ جو خدا کا گھر (خانہ کعبہ ابراہیمؑ نے) بنایا تھا اُسے بتوں سے پاک کر کے لوگ اُس کی طرف نماز پڑھیں گے، اس کے پیروکار پارسیوں کے بڑے بڑے شہروں توس، بلخ و

ostAlser

کردستان وغیرہ پر قبضہ کرلیں گے، لوگوں میں جنگ شروع ہو جائے گی، پارس
کے دانشور اور دوسرے لوگ اُس کے پیروکاروں میں شامل ہو جائیں گے۔
کیا اس میں ذرہ برابر شک ہے، پارس کے ساتھ ایسا ہی نہ ہوا اور رخانہ کعبہ کا کیا بنا؟

اپیل بنام خدائے بزرگ اہل مذاہب سے

اب خدا لگتی کہنی چاہئے ہم خود قدیم پارسی مذہب سے مسلمان ہوئے ہیں ۔ایران، افغانستان، صوبہ سرحد و بلوچستان و کشمیر کے سب پٹھان، پشتون، افغان جو بنیادی طور پر تین نسلوں کا اختلاط ہے جس کی اب تمیز ممکن نہیں، مگر تاریخی شہادت یہ ہے کہ پہلے یہ پارسی مجوسی تھے، موز روژہ آبدست، ماز پیشین ماز دیگر ماشام، ماز ختن سبھی پارسی مذہب کے الفاظ ہیں، یعنی نماز، روزہ، وضو، نماز ظہر، نماز عصر، نماز مغرب، نماز عشاء وغیرہ۔ یعنی ہم زرتشت کے پیروکار تھے پھر اس تمام علاقے پر بدھ مت کا غلبہ ہوا، ہم میں سے بیشتر نے بدھ مت قبول کیا، خاص کر جو آرین تھے۔ نیز اس علاقے میں اقصائے چین اور ماوراء النہر تک کچھ یہود اور بیشتر یونی ٹیرین عیسائی (توحید پرست جو انجیل برنباس کو مانتے تھے) رہتے تھے، یعنی ۱۰ گمشدہ ریوڑ جن کی تلاش حضرت عیسیٰؑ کو تھی۔

لہٰذا رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی خبر پا کر یہاں کے جید علما کا وفد حقیقت حال معلوم کرنے عرب گیا، واپسی پر پوری افغان ملت نے پہلی صدی ہجری میں یکجا اسلام قبول کیا۔ آج بھی یہاں صحابہؓ کے مزارات موجود ہیں۔ جن میں بعض مقامی ہیں۔ اصل میں انجیل برنباس، بدھ مت اور پارسی کتب کی مندرجہ بالا اور کئی دیگر پیش گوئیاں ابھی تازہ تھیں۔ لہٰذا بلا تعصب حقیقت کو یہ لوگ پا گئے۔ کچھ یہودی بھی تھے یہ بھی اسی ہستی کی آمد کے منتظر تھے۔ یہ بھی یاد رہے کہ پارسی کتب ہمیشہ سے خود ان کے قبضے میں تھیں، لہٰذا ہر قسم کے دست برد سے محفوظ تھیں۔ پارسیوں کی کتب ژوند اوستا (ژوند۔ حیاتِ جاودانی) اور دساتیر میں جبکہ مذکورہ پیش گوئی دساتیر نمبر ۱۴ کی ہے۔ جو ساسان روم سے منسوب ہے۔ اگرچہ دساتیر میں مذکور بیشتر مذہبی عقائد و اعمال اسلام سے ملتے جلتے ہیں تاہم فی زمانہ وہ آتش پرستی میں مبتلا ہیں، نیز اپنی لاشوں کو ایک محفوظ مخصوص مقام "دخمہ" میں کنویں کے جھالی دار ڈھکنے پر رکھ کر مردار خور پرندوں گدھ وغیرہ کو کھلاتے ہیں۔ لیکن سچ یہ ہے کہ مسلمان بھی قبر پرستی بلکہ خر پرستی (مثلاً ایبٹ آباد کے قریب احمد شہید بریلویؒ کے مرے ہوئے گدھے کی قبر کو بہ قبر) میں مبتلا ہیں ہندوؤں کے ساتھ مل کر شیو لنگ سے پورن ماشی کی رات

osIAlser

اولاد مانگتے ہیں، حقیقت میں سب مذاہب اب گمراہی میں اندر ہی اندر پوری طرح باہم مماثل ہیں۔ جب فرق نہیں تو نفرت اور دشمنی کیوں ہے؟

خلاصہ کلام

دیکھو قرآن صاف کہتا ہے۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۔(۳۱)

یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں۔ بلکہ اللہ کا رسول اور خاتم الانبیا ہے۔

اب جبکہ مسلمانوں کے بعض بزرگ قابل اعتماد علما اور مشائخ زبانی اور تحریری ہندوؤں کے اوتاروں مثلاً کرشن جی مہاراج اور رام چندر جی مہاراج کو خدا کی طرف سے ہند کے لئے رسول تسلیم کر چکے ہیں مہاتما گوتم بدھ، حضرت زرتشت اور یہود و نصاریٰ کے جملہ انبیا اور کتب کو تسلیم کرتے ہیں، تو انسانیت کے ناطے ہمارے یہود و نصاریٰ، ہندو، بدھ اور پارسی بھائیوں کو چاہئے کہ سب سلمان رشدی نہ بنیں، دوسرے مذاہب کی توہین ان کے انبیا کی توہین خود اپنی اخلاقی پستی کا اقرار ہے۔ کیوں سب دہریت، الحاد اور زندقہ کے خلاف مل کر جدوجہد نہیں کرتے۔

ہمیں تو اسلام دوسروں کی عبادت گاہوں کی حفاظت کا حکم دیتا ہے۔اور خدا خود ضمانت دیتا ہے۔(۳۲) ان کے جھوٹے معبودوں کو گالی دینے سے سختی سے منع کرتا ہے تاکہ وہ جہالت میں اللہ کو گولیاں نہ دیں۔(۳۳)

نیز کہتا ہے کہ چلو اگر تم اسلام قبول نہ بھی کرو ایک مشترک قدر یعنی غیر اللہ کی پرستش نہ کریں اور ایک ہی خدائے واحد کی فرمانبرداری اور عبادت کریں (۳۴) اور ساتھ ہمارا نبی کہتا ہے کہ اگر کسی قوم کا معزز شخص تمہارے پاس آئے تو اُس کا اکرام تم پر واجب ہے۔اس طرح باہمی بھائی چارے کی فضا قائم کی جا سکتی ہے۔ورنہ خود مسلمانوں کے لئے یہ بات کہ ہمارا نبی رحمۃ للعالمین ہے کیا معنی رکھتی ہے جب خود یہ بے رحم اور ظالم وسفاک ہوں۔

لہٰذا التماس ہے

ظاہر ہے کہ کوئی مدعیٔ نبوت، رسالت، اوتار، پیغمبر، مبشر، منذر ہم میں سے کسی شخص کا ذاتی رشتہ دار نہیں ہوتا، پوری دنیا خدا کی بستی ہے، اگر سچ مچ خدا ہے اور خدا اپنے بندوں کی انفرادی اور اجتماعی بھلائی کے لئے باہمی رواداری، صلہ رحمی، ہمدردی، حق رسائی، سچائی، نیز ظلم کے خاتمے یعنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لئے اپنا کوئی خاص بندہ چنتا ہے جو ہمیں اچھائی کی طرف بلاتا ہے بدی سے منع کرتا ہے، تو ہر عاقل بالغ راست باز کو چاہئے کہ غور سے اس کی باتوں پر دھیان دے، اگر اچھی لگیں تو اُن پر عمل کرے، ورنہ تحقیق کرے یا سکوت اختیار کرے۔ کیا ہم جو بازار سے سبزی میوہ لاتے ہیں اُس سے نقصان دہ ٹکڑا کاٹ کر باقی صاف حصے کو استعمال نہیں کرتے۔ خراب حصہ جانور اور مرغیاں کھا لیتی ہیں۔ چونکہ ہم بنیادی طور پر سب انسان اور آدم زاد ہیں یہی ہماری قدر مشترک ہے، لہٰذا انسانیت کے تقاضے پورے کرنے چاہئیں۔ لڑنا جھگڑنا وحشی درندوں کا کام ہے نہ کہ شریف النفس انسانوں کا۔ پھر وہ لوگ جو خود تو ڈرپوک ہیں، لڑتے نہیں، دوسروں کو لڑاتے ہیں، ان پر صد افسوس ہے۔

۞

ہندی سنور یا بارہ کھڑی، (حروفِ ابجد)، سنسکرت

یونانی حروفِ ابجد

حواشی وحوالہ جات

۱۔ قرآن/سورۃ الاعراف/آیت ۱۵۷،

۲۔ قرآن/سورۃ آل عمران/آیت ۸۰،

۳۔ قرآن/الاحزاب/آیت ۷،

۴۔ قرآن/سورۃ الاحزاب/آیت ۸،

۴،الف۔ ابوداؤد،رقم ۴۲۹۱،

۵۔ توراۃ/ڈیوٹرونومی ۱۸/آیات ۱۵۔۱۸،

۶۔ توراۃ/ایسیاہ ۲۱/آیت ۷،

os\Alser

۷۔ توراۃ/ڈیوٹرونومی ۳۴/آیت ۱۰،

۸۔ انجیل یوحنا ۱۴/آیات ۱۵،۱۶،۲۵،۲۶،

۹۔ انجیل، یوحنا ۱۶/آیات ۷،۸،۱۲،۱۳،

۱۰۔ قرآن/سورۃ النجم/آیات ۳،۴،

۱۱۔ قرآن/سورۃ ۶۱/آیت ۶،

۱۲۔ جیک فینی گن محقق عیسائیت کی تحقیق کتاب ''دی آرکیالوجی آف ورلڈ ریلیجیز سے اقتباس۔

۱۳۔ دمشقی مخطوطے جو ۱۹ویں صدی کے آخیر میں قدیم قاہرہ کے پاس عذرا کے غاروں سے برآمد ہونے کے انگریزی ترجمے کا ص ۲،

۱۴۔ توراۃ/سٹرا جن کا چھوٹا گاسپل ص ۱۴۱،

۱۵۔ انجیل، برنباس، اڈٹ وانگلش ترجمہ بائی لانس ڈیل اینڈ لاؤرا رنگ آکسفورڈ ۱۹۰۷ء، از اطالوی مخطوطہ امپریل لائبریری ویانا سے اقتباس۔

۱۶۔ قرآن/سورۃ المائدہ/آیت ۳،

۱۷۔ مولانا محمد قاسم نانوتوی دیوبند۔ست دھرم وچار ص ۸،

۱۸۔ خواجہ حسن نظامی، کرشن بیتا ص ۳۹،

۱۹۔ مرزا جان جاناں و محمد علی مونگیری، ارشاد رحمانی ص ۴۰،

۲۰۔ امام ربانی کی مکتوب نمبر ۲۵۹/۱،

۲۱۔ قرآن/سورۃ الرعد/آیت ۷،

۲۲۔ قرآن/سورۃ براہیم/آیت ۴،

۲۳۔ قرآن/سورۃ النحل/آیت ۳۶،

۲۴۔ قرآن/سورۃ فاطر/آیت ۲۴،

۲۵۔ قرآن/سورۃ الانبیا/آیت ۸۳،

۲۶۔ بدھ مت۔سری لنکا، سنہالی زبان کی کتب سے اقتباس، انگریزی ترجمہ بائی اے۔ودیارتھی اور عثمان علی کی کتاب ''محمد صلی اللہ علیہ وسلم پارسی، ہندو اور بدھ مت کی کتب میں جو کہ عباس منزل لائبریری الہ آباد ۔۳، انڈیا سے شائع ہوئی ہے۔

۲۷۔ قرآن/سورۃ الانبیا/آیت ۱۰۷،

L.p mar
os\Alser

۲۷،الف۔ اتحاف السادۃ المتقین، ۷/ ۱۰۷،

۲۸۔ ہندو مذہب، بھاوشیہ پوران پر ۳، کھانڈ ۳، ادھیائے ۳، شلوک ۵۔۸،

۲۹۔ ہندو مذہب، اتھروید مقدس، کانڈ ۲۰، سکت ۱۲۷، منتر ۱/ ۱، ۳،

۳۰۔ زرتشت (مجوسی) مذہب۔ دساتیر نمبر ۱۴، زیر عنوان ساسان دوم،

۳۱۔ قرآن/سورۃ الاحزاب/آیت ۴۰،

۳۲۔ قرآن/سورۃ النجم/آیت ۴۰،

۳۳۔ قرآن/سورۃ الانعام/آیت ۸،

۳۴۔ قرآن/سورۃ آل عمران/آیت ۶۴،